انور مسعود

عالمی دہشت گردوں کے نام

(افغانستان، فلسطین اور احمد آباد (بھارت) کے پس منظر میں)

آج تمہاری خونخواری پر حیرت ہے حیوانوں کو
کیسا شوق چرایا تم کو شہروں کی بربادی کا
تم نے تو سچائی کو مترادف سمجھا لاٹھی کا
ہنستے بستے قریے تم نے شعلوں میں کفنائے ہیں
تم وہ ہیرو جن کے ستم پر ہیروشیما رویا ہے
زنداں زنداں بھیڑ لگائی بے تقصیر اسیروں کی
کتنے ہی معصوم سروں سے تم نے چھاؤں چھینی ہے
اتنے بھی سفاک منافق دنیا نے کب دیکھے تھے
ظلم و ستم کی خونی شب کا منظر بجھنے والا ہے
ان کے سروں پر آن کھڑی ہے کڑی گھڑی غرقابی کی
باطل کا بے ہنگم غوغا کوئی دم کا مہماں ہے

تم تو کل تہذیب سکھانے نکلے تھے انسانوں کو
جگہ جگہ آباد کیا ہے تم نے قبرستانوں کو
عین ترازو جان لیا ہے تم نے تیر کمانوں کو
ریت میں دفن کیا ہے تم نے کتنے نخلستانوں کو
شیوۂ خوں آشام تمہارا شرمائے شیطانوں کو
مقتل میں تبدیل کیا ہے تم نے پھر زندانوں کو
کتنا دکھ پہنچایا تم نے ننھی ننھی جانوں کو
کتوں کا منہ چومنے والے قتل کریں انسانوں کو
اک عنوان فراہم ہوگا عبرت کے افسانوں کو
سیل زماں اب لے ہی چلا فرعونوں کو ہامانوں کو
کوئی شور دبا نہیں سکتا مست الست اذانوں کو

....

ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری علیہ الرحمۃ

(غیر مطبوعہ)

نذرِ وطن

ہم زندہ و پائندہ و تابندہ رہیں گے
ہے خاکِ وطن رفعتِ افلاک سے برتر
اپنا تو سدا مہر و محبت پہ یقیں ہے
ہم اب بھی زرہ پوش ہیں، شمشیر بکف ہیں
ہم سے جو کوئی جرأتِ پیکار کرے گا

ہر مطلع گیتی پہ درخشندہ رہیں گے
ہے اس کی زمیں گلشن بے خار کا منظر
"جو غیر کے آگے کے نہ جھکے، اپنی جبیں ہے"
"موتی ہیں جو آسودۂ آغوشِ صدف ہیں"
"وہ جادۂ رسوائی کو ہموار کرے گا"